5جولائی2012ء

اسٹیٹ بینک کے اقدامات سے ملک میں مضبوط اور متحرک مالی ثقافت کو فروغ حاصل ہوگا، یاسین انور

اسٹیٹ بینک کی جانب سے ملک میں مالی خواندگی وشمولیت (inclusion) کو فروغ دینے اور بینکاری شعبے کے پیشہ ور ملازمین کی استعداد کاری (capacity building) کے اقدامات ملک میں ایک پیشہ ورانہ، مضبوط اور متحرک مالی ثقافت کی تخلیق میں انتہائی مفید ثابت ہوں گے۔

ان خیالات کا اظہار گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان جناب یاسین انور نے سالانہ چارٹرڈ فنانشل اینالسٹ (CFA) کنونشن اور ایکسی لینس ایوارڈز کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا، جس کا انعقاد سی ایف اے ایسوسی ایشن آف پاکستان نے گذشتہ شب کراچی کے ایک مقامی ہوٹل میں کیا تھا۔ انہوں نے کہا، ''اسٹیٹ بینک آپ اور ساری برادری کے ساتھ مل کر کام کرنے کا خواہاں ہے تاکہ معاشی نمو اور سماجی خوشحالی کے مشترکہ مقاصد کو حاصل کیا جاسکے۔''

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کارپوریٹ گورننس کی مضبوط روایات اور بینکاری شعبے میں شفاف مسابقت کو فروغ دینے میں سب سے آگے ہے اور اس مقصد کے حصول کے لیے بعض اصلاحات اور محتاطیہ ضوابط (prudential regulations) متعارف کرائے گئے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے بینکوں کے لیے کارپوریٹ گورننس کا ایک جامع نظام نافذ کیا ہے جسے ایک متحرک قانونی وضوابطی فریم ورک، خطرات پر مبنی نگرانی اور بینکاری شعبے کی جامع اصلاحات خاص طور پر نجکاری، لبرلائزیشن اور بینکوں کی یکجائی (consolidation) کے ذریعے تقویت بہم پہنچائی گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے جانے والے اقدامات سے بینکوں کے لیے کارپوریٹ گورننس کے نظام پر عملدرآمد کو یقینی بنانے میں مدد ملی ہے اور اس کے مختلف اجزا نہ صرف بہترین عالمی اصولوں سے ہم آہنگ ہیں بلکہ بیشتر ابھرتی ہوئی معیشتوں کے متوازی ہیں۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ اسٹیٹ بینک، مالی استحکام بورڈ (FSB)، بینک فار انٹرنیشنل سیٹلمینٹس (BIS)، دیگر کثیر فریقی ایجنسیوں اور معیار کا تعین کرنے والے اداروں کی جانب سے جاری کردہ عالمی ضوابطی معیارات اور بہترین روایات کا باقاعدگی سے جائزہ لیتا ہے اور اپنے بینکاری نظام پر ان کے ممکنہ اطلاق کی جانچ بھی کرتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ کارپوریٹ گورننس کے فروغ اور اسے مستحکم بنانے کے متعلق اسٹیٹ بینک کا ضوابطی طرز فکر بینکاری شعبے میں کارپوریٹ گورننس کی ثقافت میں مثبت تبدیلی لانے میں کامیاب رہا ہے جس سے شعبے میں مالی اداروں کو صحت مند اور نفع بخش مالی ادارے بنانے میں مدد ملی ہے۔

گورنر اسٹیٹ بینک نے کہا کہ عالمی بینک کی جانب سے کارپوریٹ گورننس کے متعلق او ای سی ڈی (OECD) کے اصولوں کی بنیاد پر کیے گئے ملکی جائزے میں بیشتر اصولوں میں پاکستان کی درجہ بندی اوسط درجے سے اوپر کی گئی ہے۔ عالمی بینک نے بھی ایک سروے میں جنوبی ایشیا میں کارپوریٹ گورننس معیارات وروایات کی پائیداری کے لحاظ سے پاکستان کو رہنما ملک کا درجہ دیا ہے۔

جناب یاسین انور نے کہا کہ حالیہ سب پرائم بحران سے پالیسی سازوں اور ضابطہ کاروں (ریگولیٹرز) نے یہ سبق سیکھا کہ دیگر وجوہات کے علاوہ، بڑے مالی اداروں میں کارپوریٹ گورننس کے ناقص طریقوں نے اثاثوں کی قیمت کے ببل (asset price bubble) بنانے اور مالی وسائل کے غلط استعمال (misallocation) میں اہم کردار ادا کیا۔ چنانچہ بحران کے بعد پالیسی ساز مارکیٹ کی شفافیت بہتر بنانے اور کارپوریٹ ڈسکلوژر (Corporate Disclosure) پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ عالمی اقتصادی ماحول میں رونما ہونے والے تازہ واقعات منفرد ہونے کے ساتھ ساتھ دشوار بھی ہیں۔ مالی بحران کے اثرات کو محدود کرنے میں اگرچہ خاصی پیش رفت ہوئی ہے تاہم اس نوعیت اور حجم کے خطرات اب بھی منڈلا رہے ہیں جن کا پہلے تصور نہیں کیا گیا تھا۔ کون سوچ سکتا تھا کہ سب پرائم بحران کے اثرات یورو کرنسی کی بقا کے لیے خطرہ بن جائیں گے، اور پورا یورپی علاقہ شدید کساد بازاری (recession) کے خطرے کا سامنا کرے گا۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے کہا کہ بین الاقوامی بحران کے بیرونی دھچکوں (exogenous shocks) اور متعدی خطرات (contagion risks) کے اثرات محدود کرنے میں ہم بڑی حد تک کامیاب رہے ہیں، تاہم ہمیں اب بھی اپنے منفرد چیلنجوں کا سامنا ہے اور معتدل اور محتاط پالیسیوں کو یقینی بنا کر ہم بیرونی دھچکوں سے خود کو محفوظ بنا سکتے ہیں۔

جناب انور نے کہا کہ کارگر اور عمدہ طریقے سے کام کرنے والی مارکیٹوں کے لیے سازگار ماحول، مناسب انفراسٹرکچر، مہارت اور معلومات کے علاوہ شرکا کا ذمہ دارانہ اور اخلاقی رویہ اولین شرط ہے۔ اسی طرح ملکی سطح پر یہ ہمارا فرض ہے کہ اقتصادی بحالی کی رفتار تیز کرنے کے لیے تمام اداروں میں کارپوریٹ گورننس کے طریقوں کو بہتر بنائیں اور کارپوریٹ اور نجی اداروں کے لیے ماحول کو زیادہ مسابقتی اور نتیجہ خیز بنائیں۔

انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک نے اب تک کا پہلا ''مالی خواندگی کا ملک گیر پروگرام'' (این ایف ایل پی) کثیر فریقی ایجنسیوں کے اشتراک سے حال ہی میں شروع کیا ہے جس سے توقع ہے کہ عوام کو بجٹ سازی، بچت، سرمایہ کاری، انتظامِ قرض، مالی مصنوعات اور بلادفتر بینکاری جیسے بنیادی تصورات سے متعلق معلومات فراہم ہوں گی۔

انہوں نے کہا کہ عالمی جریدے اکانومسٹ نے پاکستان میں بلادفتر بینکاری (branchless banking) کے ضوابطی فریم ورک کو درجہ بندی میں پہلا نمبر دیا ہے۔ 31 مارچ 2012ء تک تیزی سے پھیلتے ہوئے بلادفتر بینکاری ایجنٹوں کا نیٹ ورک 26,000 سے تجاوز کر چکا ہے اور سودوں (transactions) کا مجموعی حجم 25.3 ملین (23 فیصد زیادہ) تک پہنچ چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امانتوں کی نمو 18 فیصد اضافے کے ساتھ بڑھ کر 594 ملین روپے تک پہنچ گئی ہے۔ جو کہ ہماری مالی شمولیت کی حکمت عملی کے مطابق ہے۔

☆☆☆